غـزلیں

پروفیسر حامدی کاشمیری

○

برسوں سے دل پہ مرے کوہ گراں ہے کوئی
مجھ کو صد پارہ کرے سحر بیاں ہے کوئی

گھر میں بیٹھے رہو، کہرام ہے گلشن گلشن
شاخ سے ٹوٹنے کو برگِ خزاں ہے کوئی

چھپ گئے چھوڑ کے ہم کولق و دق صحرا میں
راستہ کوئی نہ قدموں کا نشاں ہے کوئی

سنگ اُٹھایا بھی نہیں جم گئے دست و بازو
آئنوں میں مری جانب نگراں ہے کوئی

کالے اشجار ڈھلانوں سے اُتر آتے ہیں
نقش اسرار، تہہ آب رواں ہے کوئی

تھپکیاں دیتی ہے دریا کی ہوا جسموں کو
کیا خبر اس کو یہاں سوختہ جاں ہے کوئی

مسعود منزل کوہِ سبز، شالیمار، سری نگر (جموں وکشمیر)، موبائل: 7298957978

غلام مرتضیٰ راہیؔ

○

مکاں تا لا مکاں تنہا ہے تو بھی
یہی عالم ہے میرے چار سو بھی

میں جانوں گا کہ ہے تابِ نظر کچھ
اگر کام آئی اُس کے رُو بہ رُو بھی

عجب ہے گوشۂ تنہائی میرا
ہوا کرتی ہے سب سے گفتگو بھی

اگر ہو جائے منزل کا تعین
تو پھر سیدھی ہے راہِ جستجو بھی

رہے چاکِ دامان و گریباں
چلے پیہم مرا کارِ رفو بھی

پڑے ہیں سخت رن اتنے کہ جانا
نہیں آسان اپنی آرزو بھی

سخن کی خاک چھانے جاؤ راہیؔ
اِسی میں ہے تمہاری آبرو بھی

مکان نمبر 135، فتح پور (یوپی) موبائل: 9236590822